

امیرالمومنین امام علی علیہ السلام نے فرمایا

خوش نصیب ترین شخص وہ ہے

جو ہماری فضیلتوں کو سمجھ لے

اور اللہ کا تقرّب ہمارے ذریعے حاصل کرے

اور ہم سے خالص محبت رکھے

ہم نے جو کچھ کہا اس پر عمل پیرا ہو

اور ہم نے جس سے منع کیا اسے ترک کرے

پس وہ ہم میں سے ہے اور

وہ دارِ جاودانی میں ہمارے ساتھ ہوگا۔۔

(تجلیاتِ حکمت)

اپنی اخلاقی برائیوں کو علامات سے پہچانئیے۔۔



پیغامِ وحدتِ اسلامی کراچی



فہرست



ابتدائیہ

اس کتابچے میں معصومینؑ کے فرامین کی روشنی میں اپنے آپ کو پہچاننے کی کوشش کی گئی ہے کہ کہیں یہ اخلاقی رزائل ہمارے اپنے اندر تو نہیں پائے جاتے۔ کیوں کہ شیطان ہمارے نفس کے آئینے میں ہمیں اچھی تصویر ہی دکھاتا ہے اور دھوکا دیتا ہے۔ اور ہم اپنی کم علمی اور جہالت کی بناء پر اس کی بات پر یقین کر لیتے ہیں اور خود کو اپنے تئیں اچھا سمجھنے لگتے ہیں۔ اور جب کوئی خود کو اچھا اور نیک تصوّر کر لے گا تو وہ اپنی اصلاح کی طرف کیوں کر مائل ہوگا؟

لہٰذا ان علامات کا اپنے اندر پایا جانا اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ اخلاقی رزائل ہمارے اندر پائے جاتے ہیں۔ اگر کوئی بیمار ہو کر بھی خود کو بیمار نہ سمجھے اور علاج نہ کرے تو وہ بیماری ایک دن اس کا کام تمام کر دیتی ہے۔

اِن تمام بیماریوں کا علاج موجود ہے۔ بس ہر برائی کی ہر علامت کے برخلاف عمل کیجئیے وہ برائی اندر سے ختم ہونے لگے گی اور انشااللہ ایک دن مکمل روحانی صحت نصیب ہو جائے گی۔

توبہ کی سواری بڑی عجیب و غریب سواری ہے۔ اتنی تیز رفتار ہے کہ زمین سے بندے کو اٹھا کر سیدھا آسمان تک لے جاتی ہے اور خدا کا محبوب بنا دیتی ہے۔ لہٰذا جن سے گناہ چھوٹتے نہیں ہیں بس زندگی بھر بار بار توبہ کرتے رہیں۔ کُشتی لڑتے رہیں نفس سے۔ بالآخر خدا کو رحم آجائے گا کہ میرا بندہ ساری زندگی نفس سے لڑتا رہا اب اس کو جتوا کر غالب کر ہی دو۔ جیسے چھوٹا بچہ چلتے چلتے گرنے لگتا ہے تو شفیق باپ خود ہی اٹھا لیتا ہے بس ضروری ہے کہ خدا کو کچھ چل کر تو دکھائیں جب گریں گے تو خدا کی رحمت خود ہی گود میں اٹھا لے گی۔

خدا کے سامنے رونا سیکھئیے کہ بندۂ گناہ گار جب روتا ہے تو خداوندِ عالم اس کے آنسوؤں کو

شہیدوں کے خون کے برابر وزن کرتے ہیں۔

ہم گناہ کرتے کرتے تھک سکتے ہیں مگر پروردگار معاف کرتے کرتے نہیں تھکتا جبھی فرماتا ہے کہ **اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْن** یعنی اے گناہ گاروں تم توبہ کرو ہم تمہیں صرف معافی ہی نہیں دیں گے بلکہ تمہیں اپنا محبوب بھی بنا لیں گے۔

دنیا کہ لوگوں کو ستا کر دیکھئیے پھر معافی مانگئیے تو شاید کچھ کہیں گے کہ معاف کر دیا مگر دیکھو سامنے نہ آنا۔ اور وہ کریم ہے کہ اپنی رحمت سے ناامید ہونے کو گناہ اور موجبِ سزا قرار دیتا ہے کہ میری رحمت کے متعلق ایسا برا گمان کیوں کیا؟

رسولؐ خدا فرماتے ہیں اے لوگوں تم سب کہ سب خطا کار ہو لیکن بہترین خطا کار بن جاؤ.....کیسے۔؟

جو توبہ کر لے وہ بہترین خطا کار ہے۔

خطا تو شر ہے پھر وہ خیر کیسے بنے گی؟

اس طرح کے توبہ کے کیمیکل میں ایسی کرامت ہے جیسے شراب سرکہ میں ڈال دو تو سب سرکہ بن جائے گی تو خطا اگرچہ شر ہے مگر توبہ کی برکت سے وہ بہترین خطا کار بن جائے گا۔ شر کو خدا خیر بنا دے گا۔

شہروں کی آبادی کڑوڑوں میں ہوتی ہے اور ان سب کے فضلات سمندر میں جاتے ہیں لیکن ایک موج آتی ہے اور سب کو اٹھا کر صاف کر دیتی ہے۔ اگر اس میں کوئی غسل کرے اور نماز پڑھے تو نماز صحیح ہو جاتی ہے۔ تو جب سمندر مخلوق ہے اور اس کی موج میں یہ اثر ہے تو خدا کی رحمت کا سمندر تو غیر محدود ہے۔ کیا اس کی ایک موج ہمیں گناہوں سے پاک نہ کرے گی۔؟

دعاگو

مدرسۃ القائمؑ

کیا میں جاہل ہوں

علاماتِ جہل

١ میں نے اب تک اس بات کا علم حاصل نہیں کیا کہ سچی توبہ کیسے کی جاتی ہے؟

٢ میں نے عام زندگی میں پیش آنے والے حلال وحرام کی معلومات کو باقاعدہ طور پر کسی سے حاصل نہیں کیا۔

٣ مجھے معصومینؑ سے مروی کم ازکم پانچ پانچ احادیث بھی زبانی یادنہیں ہیں۔

٤ مجھے حالتِ احتضار، قبر کی پہلی رات، سوالِ منکرونکیر اور برزخ میں کام آنے والے اعمال میں سوائے چندایک کے کسی چیز کا علم نہیں ہے۔

٥ روزمرّہ کی عبادت مثلاً وضو، تیمّم، نماز، قرأت وغیرہ کو میں نے کبھی کسی عالم سے چیک نہیں کروایا کہ صحیح ادا بھی کررہا ہوں یا نہیں۔

٦ مجالس میں مدینۃ العلم اور بابِ مدینۃ العلم کے فضائلِ علمی سنکر بلند وبانگ نعرے لگانے کے باوجود میں نے خود علم حاصل کرنے پر کبھی سنجیدگی سے غور نہیں کیا۔

٧ میں نے اپنی اولاد اور رشتہ داروں کی دینی وعلمی ترقی کے لئے کسی استاد یا مدرسہ سے کبھی استفادہ نہیں کیا۔

٨ میں نے کبھی کسی درسِ علمی کے انعقاد یا کسی دینی کتاب کی اشاعت میں حصّہ نہیں لیا۔

٩ میں کبھی کسی طالب علم کی مالی کفالت میں حصّہ دار نہیں بنا۔

١٠ میں نے اپنے علاقے یا محلّے کے نوجوانوں اور بچوں کی علمی اور فکری تربیت کے لئے کبھی اچھے اور دیندار مومنین سے تبادلۂ خیال نہیں کیا۔

١١ میں معلومات کے لئے زیادہ تر ریڈیو، T.V، غیر ملکی نشریاتی ادارے، اخبارات یا چند رسائل پر ہی زیادہ انحصار کرتا ہوں جب کہ مجھے معلوم ہے کہ وہ زیادہ تر دشمنانِ اہلِ بیتؑ کے ہاتھوں میں ہیں۔

١٢ مجھے کوئی ایسی تکلیف یا مشقّت یاد نہیں ہے کہ جو علمِ دین حاصل کرنے کے لئے کبھی اٹھائی ہو۔

١٣ میں نے اسلامی احکام وعقائد واخلاق کے سلسلے میں کچھ معلوم کرنے کے لئے سال بھر میں شاید ہی کبھی کسی عالم دین سے کوئی سوال کیا ہو۔

١٤ مجھے میدانِ قیامت، حساب وکتاب، صراط، میزان، یا جہنم کے خطرات اور سختیوں سے بچنے کے لئے کسی اقدام کے متعلق کوئی معلومات نہیں ہیں۔

١٥ اگر پوچھا جائے کہ میں نے اب تک کتنے ایسے پروگرامز اور دُروس میں شرکت کی ہے جس میں مومنین کی ذمہ داریوں اور شخصیت سازی پر زور دیا گیا ہو تو ان کی تعداد انگلیوں پر گنی جاسکتی ہے۔

١٦ سینکڑوں مجالس میں شرکت کے باوجود مجھے امام حسین علیہ السّلام کے تین اقوال بھی زبانی یاد نہیں ہیں۔

١٧ میں نے سیرتِ معصومینؑ سے آگہی سے متعلق کسی کتاب کا مکمل مطالعہ نہیں کیا ہے۔

١٨ میں نے باقاعدہ طور پر اپنی ضروریات کے لئے علمِ دین حاصل کرنے پر کبھی

سنجیدگی سے غور نہیں کیا۔

۱۹ اگر پوچھا جائے کہ میں نے کبھی کوئی دینی کتاب شروع سے آخر تک مکمل طور پر پڑھی ہے تو شاید ہی میں چند کتابوں کے نام بتا سکوں گا۔

۲۰ ملازمت، کاروبار، بینکنگ یا روپے پیسے سے متعلق حلال وحرام کی معلومات زیادہ تر کسی مستند عالم سے نہیں بلکہ اخبارات ورسائل یا سنی سنائی باتوں کی حد تک ہیں۔

۲۱ اگر چند کتابیں مطالعہ کی بھی ہیں تب بھی ان کو یاد رکھنے کا میں نے کوئی اہتمام نہیں کیا اور اب مجھے کچھ یاد نہیں ہے۔

۲۲ جہالت کے تذکرہ اور یاد دہانی کے باوجود طبیعت میں ایک اطمنان سا رہتا ہے۔

۲۳ اگر معصومینؑ میری جہالت وغفلت کے متعلق سوال کریں تو میرے پاس سوائے چند بہانوں کے کوئی عذرِ شرعی نہیں ہے۔

۲۴ میں کسی دینی مسئلے کی معلومات کے لئے ''اپنے مجتہد'' یا کسی مستند عالم سے خط، فون، بالمشافہ یا بذریعہ ای میل رجوع نہیں کرتا۔

۲۵ میں نے کسی طالبِ علم کی حوصلہ افزائی کے لئے اسے کبھی کوئی انعام یا تحفہ نہیں دیا۔

۲۶ روزانہ کی بنیاد پر باقاعدگی سے اچھی کتابوں کا مطالعہ میری زندگی کے پروگرامز میں شامل نہیں ہے۔

۲۷ علماء سے استفادہ کے بجائے ان کی شخصی خامیوں کی طرف میری زیادہ نگاہ وتوجہ رہتی ہے۔

۲۸ میں نے علوم محمدؐ وآلِ محمدؑ کو فروغ دینے والے اداروں یا شخصیات سے کبھی تعاون نہیں کیا۔

۲۹ مجھے علمی کمال حاصل کرنے کی بجائے مال کمانے کی زیادہ فکر رہتی ہے۔

۳۰ میں اپنے غصّے کو اپنی گفتگو میں اکثر ظاہر کر دیتا ہوں۔

۳۱ مجھے آخرت کے متعلق بہت ہی کم معلومات ہیں۔

۳۲ خلاف طبیعت بات سن کر مجھے فوراً غصّہ آجاتا ہے۔

جہالت کی مذمّت میں احادیثِ معصومینؑ

★ یقیناً اللہ ہر اس شخص کو دشمن رکھتا ہے جو دنیا جانتا ہو اور آخرت سے جاہل ہو۔ (رسولؐ اللہ)

★ فضول گوئی جہالت کی علامت ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ جہالت تمام برائیوں کی کان ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ جلد غصّے میں آجانا جاہلوں اور نادانوں کی صفت ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ فضول خرچی جیسی کوئی جہالت نہیں۔ (حضرت علیؑ)

★ جاہل اپنی غلطی سے ناواقف رہتا ہے اور نصیحت قبول نہیں کرتا۔ (حضرت علیؑ)

★ جاہل کا غصّہ اس کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ جہالت میں سرِ فہرست لوگوں سے دشمنی ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ جہالت آخرت کو برباد کر دیتی ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ جاہل جاہل ہی کی طرف جھکتا ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ برا اخلاق جہالت کا نتیجہ ہوتا ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ حرص، بدخلقی اور بخل جہالت کا نتیجہ ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ جاہل ان چیزوں سے جن سے عالم کو انس و محبت ہوتی ہے ان سے نفرت کرتا ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ اپنا راز دوسروں کو بتانا، نادانی اور جہالت کے سوا کچھ بھی نہیں۔ (حضرت علیؑ)

★ جاہل کو وعظ و نصیحت سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ (حضرت علیؑ)

★ جاہل اعمالِ صالحہ میں کوتاہی کرتا ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ سب سے زیادہ جاہل وہ ہے جو بدکاروں سے دوستی کرتا ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ جہالت کی انتہا یہ ہے کہ آدمی اپنی جہالت پر خوشی کا اظہار کرے۔ (حضرت علیؑ)

★ جاہل ہمیشہ افراط و تفریط میں رہتا ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ جاہل کبھی اپنے قصور کو معلوم نہیں کرتا۔ (حضرت علیؑ)

★ بغیر علم و زہد کے عبادت جسم کو تھکانا ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ قابلِ نفرت جاہل ہوتا ہے۔ (رسولؐ اللہ)

★ عورتوں کی اطاعت نہایت جہالت ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ لوگوں کے ساتھ دشمنی رکھنا جاہلوں کی خصلت ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ اللہ جاہل بوڑھے کو دشمن رکھتا ہے۔ (رسولؐ اللہ)

★ عقل مندترین انسان نیکی کر کے بھی ڈرتا رہتا ہے اور جاہل ترین انسان برائی کر کے بھی مطمئن رہتا ہے۔ (رسولؐ اللہ)

★ جاہل مردہ ہے اگرچہ وہ چل پھر رہا ہوتا ہے۔ (حضرت علیؑ)



کیا میں ریاکار ہوں

ریاکاری کی علامات

١ تنہائی سے زیادہ لوگوں کے سامنے میری دینداری زیادہ ظاہر ہوتی ہے۔

٢ میرا بہت دل چاہتا ہے کہ کسی طرح میرے تمام اچھے کاموں کا علم دوسروں کو بھی ہوجائے۔

٣ میں دین کے بارے میں لوگوں کو بڑی اچھی اور میٹھی میٹھی باتیں سناتا ہوں جبکہ میرا دل اور عمل اس سے خالی ہوتے ہیں۔

٤ میں اس بات کو دل سے بہت پسند کرتا ہوں کہ لوگ میری ترقی، کامیابی یا مرتبے سے متاثر ہوکر مجھے دیکھیں یا میری طرف اشارے کریں۔

٥ میں لوگوں سے اچھے اخلاق سے اس لئے ملتا ہوں تاکہ وہ میری اخلاقی بڑائی کے معترف ہوجائیں۔

٦ میں زبان سے تو خدا کے خوف کا کافی تذکرہ کرتا ہوں لیکن وقت آنے پر گناہوں سے بچ نہیں پاتا۔

٧ میں خدا کے ڈر سے گناہ چھوڑنے کی بجائے بعض گناہ اس لئے نہیں کرتا کہ لوگوں میں میرا Image خراب نہ ہوجائے۔

٨ اگر اپنے نیک عمل کی لوگوں سے تعریف سن لوں تو دل چاہنے لگتا ہے کہ یہ نیک کام مزید کروں تاکہ میری مزید تعریف ہو۔

٩ میں اگر اپنے کسی عمل پر تنقید سن لوں تو مایوس ہوکر اس نیک کام کو چھوڑ دیتا ہوں۔

١٠ میں اگر کبھی کبھار عام دنوں میں روزہ رکھ لوں تو مختلف طریقوں اور بہانوں سے لوگوں کے سامنے اس کا اظہار کر دیتا ہوں کہ میں روزے سے ہوں۔

١١ اخبارات، اشتہارات یا کتابوں پر اپنا نام والقابات کو دیکھ کر مجھے بڑی خوشی ہوتی ہے۔

١٢ مجھے زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرنے کی فکر یوں رہتی ہے کہ لوگ میری علمی بڑائی کے معترف ہوجائیں۔

١٣ میں لوگوں کے سامنے لمبی لمبی اور خشوع وخضوع سے نمازیں پڑھتا ہوں۔

١٤ عبادات میں حکم خدا کی بجا آوری کے ساتھ ساتھ لوگوں کو دکھانے کی نیت بھی آجاتی ہے۔

١٥ میں دوسروں سے باتوں باتوں میں اپنی خوبیوں کا اظہار کرتا رہتا ہوں۔

١٦ میں لوگوں میں شہرت پانے کے تمام اسباب اختیار کرتا ہوں۔

١٧ اکیلے میں عبادت میں سُست اور لوگوں کے سامنے عبادت میں مستعد ہوجاتا ہوں۔

١٨ بعض دفعہ میرے دل میں اتنا خشوع وخضوع نہیں ہوتا جتنا لوگوں کے سامنے ظاہر کررہا ہوتا ہوں۔

١٩ چاہتا ہوں کہ ہر کام میں لوگ میری ہی تعریف کریں۔

٢٠ ہر کام میں بس یہی خیال رہتا ہے کہ کروں گا یا نہ کروں گا تو لوگ کیا کہیں گے؟

۲۱ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر واجب ہونے کے باوجود صرف اس وجہ سے نہیں کرتا کہ میں کیوں بول کر لوگوں کو اپنے خلاف کروں۔

۲۲ میں علمی مسائل اور حالات حاضرہ پر اپنی رائے لوگوں پر اپنا علمی رعب ڈالنے کے لئے بیان کرتا ہوں۔

۲۳ میں لوگوں کے سامنے تواضع وانکساری بھی اس لئے اختیار کرتا ہوں کہ وہ میری دینداری کے قائل ہوجائیں۔

۲۴ میں تنہائی میں وہ کام انجام دے دیتا ہوں جن کو لوگوں کے سامنے کرتے ہوئے شرمندگی محسوس ہوتی ہے۔

۲۵ مجھے ان نیک کاموں کو انجام دینے کی فکر نہیں ہوتی جو لوگوں کے سامنے ظاہر نہیں ہوتے۔

۲۶ میں اپنی اصلاح سے زیادہ دوسروں کی اصلاح کی فکر میں رہتا ہوں۔

۲۷ میں اپنے متعلق لوگوں سے تعریف سن کر خوشی سے پھول جاتا ہوں۔

۲۸ میں اپنے آپ کو لوگوں کے سامنے اسطرح اور اس انداز سے کم تر ظاہر کرتا ہوں کہ لوگ اس کی تردید کرتے ہوئے مجھے بڑا اقرار دیں۔

۲۹ میں جتنی اچھی باتیں کرتا ہوں اتنا عمل مجھ سے نہیں ہوتا۔

۳۰ کسی کے ساتھ کوئی نیکی کروں تو باتوں باتوں میں لوگوں کو اس کے متعلق ضرور بتا دیتا ہوں۔

۳۱ محسوس کرتا ہوں کہ دنیا کی شدید محبت دل میں ہے مگر زبانی طور پر اس کی خوب مذمت کرتا ہوں۔

۳۲ وہ اعمال جن سے آخرت حاصل کی جاتی ہے انہیں بھی دنیا کو دکھانے کے لئے ہی انجام دے دیتا ہوں۔

۳۳ مالداروں اور صاحبِ مرتبہ لوگوں سے زیادہ تواضع سے پیش آتا ہوں اور غریبوں کو منہ نہیں لگاتا۔

ریاکاری کی مذمّت میں احادیثِ معصومینؑ

★ ریاکاری کی تین علامتیں ہیں۔ لوگوں کو دکھا کر خوش ہوتا ہے، تنہائی میں سُست ہوتا ہے اور تمام امور میں اپنی تعریف کو پسند کرتا ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ ہر ریاکاری شرک ہے۔ جو کام لوگوں کے لئے ہوگا اس کا ثواب بھی لوگوں پر ہوگا اور جو کام خدا کے لئے ہوگا اس کا ثواب بھی خدا پر ہوگا۔ (امام صادقؑ)

★ خدا فرماتا ہے کہ میں سب سے بہتر شریک ہوں۔ اگر کوئی شخص اپنے کسی کام میں میرے علاوہ کسی دوسرے کو بھی شریک قرار دے تو میں اس عمل کو قبول نہیں کرتا ہوں میں صرف اس کا عمل قبول کرتا ہوں جو خالص میرے لئے ہوتا ہے۔ (امام صادقؑ)

★ یقیناً خدا شرک کو نہیں بخشے گا۔ اس کے علاوہ بخش سکتا ہے۔ (سورۂ نساء)

★ راوی نے امام صادق علیہ السّلام سے پروردگارِ عالم کے اس قول کے متعلق پوچھا کہ ''جو شخص اس بات کا خواہش مند ہو کہ اپنے پروردگار کے سامنے حاضر ہونا ہے اس کو اچھے کام کرنا چاہئیے اور خدا کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے، تو امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا (اس کا مطلب یہ ہے کہ): ''انسان کوئی ثواب کا کام کرے مگر وہ خدا کے لئے نہ ہو بلکہ اس کا مقصد یہ ہو کہ لوگ سن کر اس کو بڑا پرہیزگار خیال کریں تو گویا اس نے اپنی عبادت میں شریک قرار دیا۔

★ جان لو کہ تھوڑی سی ریا کاری بھی شرک ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ ریا کار کا ظاہر خوبصورت اور باطن بیمار ہوتا ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ ریا کار کی زبان بڑی پیاری ہوتی ہے، مگر اس کے دل میں بیماری گھسی رہتی ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ عمل بغیر کسی ریا کاری اور دکھاوے کے انجام دو کیوں کہ جو اللہ کے علاوہ کسی اور کے لئے عمل کرتا ہے تو اللہ اس کو اسی کے سہارے چھوڑ دیتا ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ پالنے والے میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ تو میرے ظاہر کو تو نگاہوں کی چمک دمک میں بہتر بنا دے مگر باطن کو جو میں نے تیرے لئے چھپا رکھا تھا برا کر دے اور لوگوں کو دکھاوے کے خیال میں، اپنے آپ کو محو کر لوں جبکہ ان تمام باتوں سے تو واقف رہے اس طرح کہ میں لوگوں کے سامنے اپنی ظاہری اچھائیوں کا ذکر کروں اور تیری بارگاہ میں بُرے عمل کے ساتھ پیش ہوں تا کہ تیرے بندوں سے قریب اور تیری رضا سے دور ہو جاؤں۔ (حضرت علیؑ)

کیا میں حاسد ہوں

حسد کی علامات

۱ مجھے کسی رشتہ دار یا دوست کے مالی حالات کی بہتری کا سن کر طبیعت پر گراں گزرتا ہے۔

۲ مجھے اپنے کسی ہم پلّہ مومن کے کسی نقصان کی اطلاع ملے تو دل میں خوشی سی محسوس ہوتی ہے چاہے اس کا اظہار نہ کروں۔

۳ مجھے جب اپنے خاندان یا اولاد سے بہتر کسی اور مومن کی یا اس کی اولاد کی کامیابی کی اطلاع غمگین کر دیتی ہے اور دل چاہتا ہے کہ کاش اسے یہ کامیابی نہ ملتی۔

۴ میں اپنے ہم پلّہ رشتہ داروں یا جاننے والوں کے بارے میں زیادہ تر تنقیدی نقطۂ نظر رکھتا ہوں۔

۵ میں بعض دفعہ اپنے تعلقات کو استعمال کر کے کسی کو کسی فائدے یا ترقی سے رکوا چکا ہوں۔

۶ جس کسی مومن یا مومنہ سے کوئی اختلاف ہو تو اس کے کسی نقصان کا سن کر اکثر یہ کہہ چکا ہوں کہ اسکا تو یہ انجام ہونا ہی چاہئیے تھا۔

۷ مجھے کسی مخصوص شخص کی ترقی، اچھا گھر، اچھی سواری اچھی شکل وصورت یا مالی حالات میں بہتری یا کسی علم وفن میں کامیابی وترقی دیکھ کر دل کو برا لگتا ہے۔

۸ میں بعض دفعہ کوئی مالی فائدے یا علمی فائدے والی بات کچھ مخصوص لوگوں سے چھپا کر رکھتا ہوں کہ کہیں ان کو پتہ نہ چل جائے اور وہ بھی اس سے فائدہ اٹھالیں۔

۹ اگر کسی کو میری اچھی رائے دینے سے فائدہ مل سکتا تھا تو محتاط انداز سے منفی رائے دے کر اسے فائدے سے محروم کر چکا ہوں۔

۱۰ میں اگر چہ یہ ساری علاماتِ حسد اپنے اندر محسوس کرتا ہوں مگر زبان سے انکار ہی کرتا رہتا ہوں کہ میں کسی سے حسد کرتا ہوں۔

۱۱ میں بعض مومنین اور ان کے خاندان کو خوش دیکھ کر غمگین ہو جاتا ہوں۔

۱۲ جب کسی مومن سے میرا مقابلہ ہوتا ہے تو اس کے ہر کام کو فقط تنقیدی نگاہ سے دیکھتا ہوں چاہے وہ اچھا کام ہی کیوں نہ کر رہا ہو۔

۱۳ بعض لوگوں کی دنیاوی ترقی کے ساتھ ساتھ ان کی دینی ترقی بھی میری طبیعت پر گراں گزرتی ہے۔

۱۴ اپنے ہم پلّہ لوگوں سے دل کسی صورت راضی نہیں ہوتا۔

۱۵ کچھ لوگوں کے لئے میرے دل میں جو برائی ہے وہ دل سے نہیں نکلتی۔

۱۶ میں لوگوں کی اچھی باتوں پر بھی ان کی تعریف اور حوصلہ افزائی نہیں کرتا۔

۱۷ کسی مومن/مومنہ کا اچھا لباس میں ہونا بھی دل کو اچھا نہیں لگتا۔

۱۸ کسی کی اچھی جگہ شادی یا رشتہ ہونے پر بدگمانی کی فضاء پیدا کر کے رشتے میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کرتا ہوں۔

حسد کی مذمّت میں احادیثِ معصومینؑ

★ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ خشک لکڑی کو کھا جاتی ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ حاسد کے لئے بس یہی سزا (کافی) ہے کہ جب تم خوش ہوتے ہو تو وہ غمگین ہو جاتا ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ تمام برائیوں کا سرچشمہ حسد ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ حاسد تم سے راضی نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ تم میں سے ایک کو موت آجائے۔

★ حسد جسم کو گلا دیتا ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ حسد شیطان کا سب سے بڑا جال ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ حسد کا پھل دنیا اور آخرت کی بدبختی ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ جو اپنے حسد پر غالب نہ ہو اس کا جسم اس کے نفس کی قبر بن جاتا ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ حسد صرف اپنے نقصان و کینہ کا باعث ہے، جو تمہارے دل کو تنگ و کمزور اور جسم کو بیمار کر دیتا ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ نعمت محسود (جس سے حسد کیا جائے) کے لئے نعمت ہوتی ہے اور حاسد کے لئے سزا ہوتی ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ حسد کے ساتھ کوئی راحت نہیں۔ (حضرت علیؑ)

★ جو حسد کو ترک کر دیتا ہے، لوگ اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ (حضرت علیؑ)

★ حسد دین کی آفت ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ انسان کی خود پسندی اس کے حاسدوں میں سے ایک حاسد ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ حرص، تکبّر اور حسد گناہوں میں ڈوب جانے کے اسباب ہیں۔ (حضرت علیؑ)

★ دوست کا دوست سے حسد کرنا محبت میں خرابی ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ حق سے بڑھ کر تعریف کرنا چاپلوسی ہے اور حق سے کم تعریف کرنا یا ناتوانی ہے یا پھر حسد۔ (حضرت علیؑ)

★ رسولؐ اللہ نے فرمایا: ”خبردار! اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے دشمنی نہ رکھو“ لوگوں نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! اللہ کی نعمتوں سے کون دشمنی رکھتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”وہ لوگ جو حسد کرتے ہیں“۔ (رسولؐ اللہ)

★ دین کی آفت تین چیزیں ہیں: حسد، خود پسندی اور غرور۔ (امام صادقؑ)

★ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے فرمایا: حاسد کی تین علامتیں ہیں۔ پسِ پشت (لوگوں) کی غیبت کرتا ہے، (ان کے سامنے) چاپلوسی کرتا ہے اور دوسروں کی مصیبت پر خوش ہوتا ہے۔



بے عقلوں کی علامات

1. خوشی کے موقعوں پر اکثر مجھ سے خدا کی نافرمانی ہو جاتی ہے۔
2. میں ملازمت و کاروبار میں مصروفیت کے باعث امورِ آخرت سے بے پرواہ سا ہو گیا ہوں۔
3. ہر وقت بس لوگوں کو ہنسنے ہنسانے کی فکر میں رہتا ہوں۔
4. میں سنی سنائی باتوں پر فوراً یقین کر لیتا ہوں۔
5. لوگ اگر میری باتوں پر یقین نہیں کرتے تو قسمیں کھا کر انہیں یقین دلاتا ہوں۔
6. دوستوں اور عزیزوں سے بے ہودہ مذاق بھی کر جاتا ہوں۔
7. اکثر ایسی باتوں کا جواب دینے بیٹھ جاتا ہوں جو مجھ سے پوچھی ہی نہ گئی ہوں۔
8. میں ایسی باتوں میں بھی کافی دلچسپی لیتا ہوں جو کسی کام کی نہ ہوں۔
9. اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بعض معاملات میں بلا جھجک کود پڑتا ہوں بعد میں افسوس ہوتا ہے۔
10. دل میں اگر کسی کی برائی آ جائے تو اتنی آسانی سے نہیں نکلتی۔

١١ خلاف مزاج بات سن کر مجھے فوراً غصہ آجاتا ہے۔

١٢ ذکرِ خدا سے ہٹ کر عمومی گفتگو بہت کرتا ہوں۔

١٣ دین کے کام ہوں یا دنیا کے۔۔سستی کی وجہ سے اکثر مکمل ہونے سے رہ جاتے ہیں۔

١٤ سب کہتے ہیں کہ میں بہت زیادہ باتونی ہوں۔

١٥ اکثر نمازیں خصوصاً نماز فجر قضاء ہوجاتی ہے۔

١٦ جب تاریخ گزر جاتی ہے جب یاد آتا ہے کہ خمس بھی دینا تھا۔

١٧ شرم وجھجک کی وجہ سے اکثر حق بات کہنے سے بھی رہ جاتا ہوں۔

١٨ دنیاوی ہلّے گلّے میرا بہت دل لگتا ہے۔

١٩ اب تک کتنی ہی اموات میں جاچکا ہوں مگر اس پر توجہ نہں دیتا کہ مجھے بھی مرنا ہے اور کچھ تیّاری کرنی ہے۔

٢٠ گناہوں کے انجام سے بھی واقف ہوں مگر کیا کروں پھر بھی اکثر گناہوں کا شکار ہوجاتا ہوں۔

٢١ لوگوں کا مذاق اڑانے میں بڑا ہی مزا آتا ہے۔

٢٢ بعض چیزوں کا علم ہونے کے باوجود اکثر جاہلوں جیسے کام کرجاتا ہوں۔

٢٣ اب تک کوئی کام ایسا یاد نہیں ہے کہ جسے میں موت کی تیاری قرار دے سکوں۔

٢٤ علم دین حاصل کرکے اسے یاد کرنا اور اس کی نشر و اشاعت میں حصہ لینے پر کبھی سنجیدگی سے غور نہیں کیا۔

٢٥ اپنے دوستوں پر نگاہ ڈالتا ہوں تو زیادہ تر دنیادار اور بے علم نظر آتے ہیں۔

★ کوئی شخص مذاق نہیں کرتا مگر یہ کہ اس کی عقل کا ایک حصّہ کم ہوجاتا ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ عاقل کا سینہ رازوں کا صندوق ہوتا ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ کم عقلی سے زیادہ سستی پیدا کرنے والا کوئی اور مرض نہیں۔ (حضرت علیؑ)

★ جو جاہل کی صحبت اختیار کرتا ہے اس کی عقل کم ہوجاتی ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ جو عقلمندوں کی باتیں سننا چھوڑ دیتا ہے اس کی عقل مردہ ہوجاتی ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ جو اپنی خواہشات سے اجتناب کرتا ہے اس کی عقل صحیح ہوجاتی ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ جب عقل بڑھ جاتی ہے اس کی (دنیا) سے لطف اندوزی کم ہوجاتی ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ احمق جب کچھ بولتا ہے۔۔اس کے بعد قسم کھانے لگتا ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ عاقل وہ ہے جس کا آج (اس کے گزرے ہوئے) کل سے بہتر ہو۔ (حضرت علیؑ)

★ عاقل وہ ہے جس کے اقوال اس کے افعال کی تصدیق کریں۔ (حضرت علیؑ)

★ جب عقلیں کم ہوتی ہیں تو بے ہودگیاں بڑھ جاتی ہیں۔ (حضرت علیؑ)

★ جو انسان زیادہ تر لہوولعب یعنی کھیل کود اور بیہودہ کاموں میں پڑا رہتا ہے اسکی عقل کم ہوجاتی ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ اس شخص کے ساتھ دشمنی مول لینا جو نقصان پہنچانے پر قادر ہو، نہایت بیوقوفی ہے۔ (امام حسینؑ)

کیا میں منافق ہوں

منافق کی علامات

۱ وعدہ کرکے اکثر وعدہ خلافی کر جاتا ہوں۔

۲ اکثر لوگوں کو قسمیں کھا کھا کر اپنی باتوں کا یقین دلاتا ہوں۔

۳ علامتی طور پر بعض دفعہ اپنی مذمّت کرتا ہوں تا کہ دوسرے الفاظ میں میری ڈھکی چھپی تعریف ہو جائے۔

۴ لوگوں کی اکثریت جو بات کہہ رہی ہوتی ہے ان کی ہاں میں ہاں ملاتا ہوں چاہے وہ غلط ہی کیوں نہ کہہ رہے ہوں۔

۵ مجھے احکام خداوندی کی کھلّم کھُلّا خلاف ورزی دیکھ کر دل میں ذرا غم و غصّہ محسوس نہیں ہوتا۔

۶ آخرت کے زیادہ تر حصّے سے محرومی بھی مجھے غمگین نہیں کرتی۔

۷ تھوڑی سی دنیا ملنے پر خوش ہو جاتا ہوں۔

۸ عبادات کی انجام دہی میں بالکل لطف نہیں آتا اور اسے بوجھ ہی سمجھتا ہوں۔

۹ بیکار کم، قیمت اور بے اہمیت چیزیں راہِ خدا میں دیتا ہوں۔

۱۰ اپنے ہم پلّہ مومن یا مومنات سے کوئی غلطی یا خطا ہو جائے تو دل میں خوشی سی ہوتی ہے۔

۱۱ زیادہ تر شک و شبہ کا شکار رہتا ہوں۔

۱۲ لوگوں کو جن باتوں سے روکتا ہوں وہی خود بھی انجام دے دیتا ہوں۔

۱۳ بات چیت میں اکثر غلط بیانی اور جھوٹ بول ہی لیتا ہوں۔

۱۴ مالِ خمس اور صدقہ نکالنا ہو یا کوئی ضرورت مند مانگنے آجائے تو بہت برا لگتا ہے۔

۱۵ مساجد میں جانے سے دل بہت گھبراتا ہے اگر چلا بھی جاؤں تو جلد وہاں سے نکل جانے کو دل چاہتا ہے۔

۱۶ اگر امانتاً کوئی مومن میرے پاس کوئی چیز رکھوا دے تو اس کے علم میں لائے بغیر اس کو استعمال کر جاتا ہوں۔

۱۷ لوگوں کے متعلق بلا تحقیق ایسی باتیں کہہ جاتا ہوں جس کے متعلق بعد میں پتہ چلتا ہے کہ وہ غلط تھیں۔

۱۸ اپنی غلطیوں کو صحیح ثابت کرنے کے لئے توجیہات پیش کرکے اس کو صحیح ثابت کر دیتا ہوں۔

۱۹ جن لوگوں سے دل میں کینہ اور دشمنی ہو جب وہ سامنے آجائیں تو ایسا ظاہر کرتا ہوں جیسے مجھ سے زیادہ ان سے محبت کرنیوالا کوئی نہیں۔

۲۰ ذکرِ خدا کرنے میں سستی ہوتی ہے۔

۲۱ کبھی متوجہ ہو جاؤں تو بھی اپنے گناہوں کو دیکھ کر رحمتِ خدا سے مایوس ہونے لگتا ہوں۔

۲۲ خود میں کوئی ایسی خاص خامی یا برائی نظر نہیں آتی۔

۲۳ جن کی برائی دل میں بیٹھ جائے ان سے کبھی دل صاف نہیں ہوتا۔

منافقت کی مذمّت میں احادیثِ معصومینؑ

★ لوگوں میں سب سے بڑا منافق وہ ہے جو لوگوں کو خدا کی اطاعت کا حکم دے اور خود اس پر عمل نہ کرے اور لوگوں کو گناہ سے روکے مگر خود اس گناہ کا ارتکاب کرے۔ (حضرت علیؑ)

★ نفاق شرک کا بھائی ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ منافق کی بات خوبصورت اور اس کا عمل دردناک ہوتا ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ منافق کا شکر اس کی زبان سے آگے نہیں بڑھتا۔ (حضرت علیؑ)

★ نفاق کفر کا جڑواں (بھائی) ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ نفاق جھوٹ پر مبنی ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ کٹ حجّتی اور دشمنی سے بچے رہو اس لئے کہ یہ دونوں دل کو مریض کرتے ہیں اور اس کے اوپر نفاق کا پودا لگاتے ہیں۔ (حضرت علیؑ)

★ بہت سی موافقت (ہاں میں ہاں ملانا یا حمایت کرنا) منافقت ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ مومن کا یقین اس کے عمل میں ظاہر ہوجاتا ہے اور منافق کے عمل میں اس کا شک ظاہر ہوجاتا ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ بخل اور نفاق سے پرہیز کرو کیوں کہ یہ مذموم ترین اخلاقوں میں سے ہیں۔ (حضرت علیؑ)

★ منافقین کی چند ایسی علامتیں ہیں جن کے ذریعے وہ پہچانے جاتے ہیں۔ ان کا سلام لعنت ہے، خوراک تہمت ہے، اور ان کی غنیمت خیانت ہوتی ہے۔ وہ مساجد کو صرف متروک گھر جانتے ہیں اور نماز کے لئے نہیں آتے مگر اس کے آخری وقت میں اور تکبّر کرتے ہیں، کسی سے مانوس نہیں ہوتے اور نہ ان سے کوئی الفت پیدا کرتا ہے رات کو لکڑی کی طرح سے سوجاتے ہیں اور دن میں شور وغل مچاتے ہیں۔ (حضرت علیؑ)

★ انسان کا نفاق اس کے لئے ذلت وخواری ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ نفاق ایمان کو فاسد کر دیتا ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ نفاق کی اساس خیانت ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ منافق اپنے اعمال کی توجیہ کرتا ہے اور لوگوں پر تہمت لگاتا ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ انسان کے لئے کتنا برا ہے کہ اس کا ظاہر موافق اور باطن منافق ہو۔ (حضرت علیؑ)

★ نفاق اخلاق کی پستی ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ منافق خدا کے نزدیک کبھی لائقِ احترام نہیں ہوتا۔ (حضرت علیؑ)



کیا میں سنگدل ہوں

سنگدلی کی علامات

۱ آیاتِ قرآنی سن کر یا پڑھ کر بھی دل پر کوئی خاص اثر مرتّب نہیں ہوتا۔

۲ بکثرت ہنسی مذاق میں مصروف رہتا ہوں۔

۳ خاندان کی دین سے بے پرواہ عورتوں کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہوں۔

۴ بے ہودہ اور فضول باتوں کو سننے میں بہت لطف محسوس ہوتا ہے۔

۵ آخرت اور قیامت سے متعلق بات چیت ہوتے ہی اکتاہٹ اور گھبراہٹ محسوس کرتا ہوں۔

۶ دنیا کی آسائش اور مال کو حاصل کرنے کی دھن ذہن پر ہر وقت سوار رہتی ہے۔

۷ زیادہ تر رزق اور پیسے کی کمی کے غم میں مبتلا رہتا ہوں۔

۸ اگر کبھی کہیں سے مال ہاتھ آجائے تو بھی اسے راہِ خدا میں خرچ نہیں کرتا۔

۹ میرے زیادہ تر دوست ایسے ہی ہیں جو آخرت سے بے پرواہ اور مکمل دنیا دار ہیں۔

۱۰ حکومتی عہدے داروں سے میل جول اور تعلقات رکھتا ہوں اور ان کے پاس اکثر آتا جاتا رہتا ہوں۔

۱۱ اپنے آگے پیچھے لوگوں کا احتراماً چلنا دل کو بہت پسند آتا ہے۔

۱۲ دن و رات بس یہی فکر دماغ پر سوار رہتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ پیسہ کیسے کمایا جائے۔

۱۳ اپنی زندگی پر نگاہ ڈالوں تو دیکھتا ہوں کہ پے در پے گناہ روزانہ ہوتے چلے جارہے ہیں۔

۱۴ احادیثِ معصومینؑ پڑھ کر یا سن کر بھی دل عمل کے لئے آمادہ نہیں ہوتا۔

۱۵ اپنے گناہوں کو یاد کر کے بھی رونا نہیں آتا۔

۱۶ اگر کوئی میرے حق میں کوتاہی کردے تو آسانی سے اسے معاف نہیں کرتا۔

۱۷ بہت زیادہ سونے اور آرام و آسائش کا عادی ہوں۔

۱۸ جو چیزیں مجھے حاصل نہیں ہیں ہر وقت ان کو حاصل کرنے کی فکر میں مبتلا رہتا ہوں۔

۱۹ میل جول زیادہ تر انہیں افراد کے ساتھ ہے جو راہِ خدا میں خرچ نہیں کرتے۔

۲۰ اگر کوئی حق بات کہہ دے تو بھی اسے قبول نہیں کرتا جس میں میری بات کی مخالفت ہو۔

۲۱ مال کمانے میں زیادہ حلال و حرام کا خیال نہیں کرتا۔

۲۲ ذکرِ خدا اور وعظ و نصیحت کی باتوں سے سخت بیزاری محسوس ہوتی ہے۔

۲۳ زیادہ تر اکیلے اور تنہا رہنا پسند کرتا ہوں۔

۲۴ اگر کوئی ضرورت مند مانگنے آجائے تو اسے کسی بہانے سے ٹال دیتا ہوں یا کسی اور مومن کی طرف بھیج دیتا ہوں۔

۲۵ دنیا کی طرف مائل کرنے والی تمام چیزوں سے دل سے محبت کرتا ہوں۔

سنگدلی کی مذمّت میں احادیثِ معصومینؑ

★ بندے کے دل کو سخت ہونے کی سزا سے بڑھ کر کوئی سزا نہیں ہے۔ (امام محمد باقرؑ)

★ دل کثرتِ گناہ کی وجہ سے سخت ہو جاتے ہیں۔ (حضرت علیؑ)

★ آنکھوں سے آنسو خشک ہونا سنگدلی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ پروردگارِ عالم نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام سے فرمایا: ''موسیٰؑ دنیا میں آرزوؤں کو دراز نہ کرو کہ اس طرح تمہارا دل سخت ہو جائے گا اور سنگدل انسان مجھ سے دور ہوتا ہے۔ (کافی جلد نمبر۲)

★ دلوں کو اگر موت کی یاد سے نرم اور عبادات سے آشنا نہ کیا جائے تو وہ سخت ٹھوس ہو جاتے ہیں۔ (حضرت عیسیٰؑ)

★ ذکرِ الٰہی کے علاوہ زیادہ باتیں نہ کیا کرو کیوں کہ ذکرِ الٰہی کے علاوہ کثرتِ کلام دل کو سخت کر دیتا ہے جبکہ اللہ سے زیادہ دور وہ ہوتا ہے جس کا دل سخت ہوتا ہے۔ (رسولؐ اللہ)

★ تین چیزیں دل کو سخت بنا دیتی ہیں۔ ا۔ لغویات کا سننا ۲۔ شکار کے پیچھے جانا ۳۔ صاحبِ اقتدار کے دروازوں پر حاضری دینا۔ (رسولؐ اللہ)

★ اپنی آرزوؤں کو لمبا نہ ہونے دو، ورنہ تمہارے دل پتھر بن جائیں گے۔ (رسولؐ اللہ)

★ ترکِ عبادت دلوں کو سخت بنا دیتی ہے اور ترکِ یادِ الٰہی دلوں کو مردہ کر دیتی ہے۔ (رسولؐ اللہ)

★ جس کو یہ توقع ہو کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے گا اس کا دل سخت اور دنیا کی طرف راغب ہو جاتا ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ مال کی فراوانی دین کو بگاڑنے اور دل کو سخت کر دینے کا سبب ہوتی ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ کنجوس کی طرف دیکھنے سے دل سخت ہو جاتے ہیں۔ (حضرت علیؑ)

★ میں تمہیں قریبی رشتہ دار کی قبر پر مٹی ڈالنے سے منع کرتا ہوں اس لیئے کہ اس سے دل سخت ہو جاتے ہیں اور جسکا دل سخت ہو جائے وہ اپنے رب سے دور ہو جاتا ہے۔ (امام صادقؑ)

★ لڑائی جھگڑوں سے پرہیز کرو کیوں کہ یہ چیزیں بھائیوں (اور دوستوں) کے بارے میں دلوں کو بیمار کر دیتی ہیں اور انہی پر نفاق کی کھیتی اگتی ہے۔ (رسولؐ اللہ)

★ بدترین چیز جو دلوں میں ڈالی جاتی ہے وہ کینہ ہے۔ (حضرت علیؑ)



کیا میں ذلیل ہوں

ذلیل کی علامات

۱ اکثر اپنی حیثیتِ علمی سے بڑھ کر شرعی مسائل میں دخل دے کر اپنی رائے دے دیتا ہوں۔

۲ لوگ کہتے ہیں کہ میں اپنے ماتحتوں اور گھر والوں کے ساتھ سخت سلوک کرتا ہوں۔

۳ رقص و سرور اور گانے بجانے کے پروگرام مزد یکھ کر کافی لطف اندوز ہوتا ہوں۔

۴ معلوم ہے کہ علم دین بقدرِ ضرورت حاصل کرنا ضروری ہے مگر اس کے حصول میں دل نہیں لگتا۔

۵ آج تک مجھے یاد نہیں کہ علم دین کے لئے کبھی معمولی سی مشقت بھی اٹھائی ہو۔

۶ دوسروں کی غربت اور کم حیثیتی دیکھ کر بڑائی کا ایک احساس دل میں آنے لگتا ہے۔

۷ اپنی بات میں وزن پیدا کرنے کے لئے اکثر قسمیں کھالیتا ہوں۔

۸ کسی ایسے پروگرام میں نہیں جاتا جس میں کردار سازی کی بات کی جائے۔

۹ ایسی محفلوں میں ضرور شرکت کرتا ہوں جہاں گانا بجانا اور عورتوں اور مردوں کے مخلوط اجتماعات ہوں۔

۱۰ پیسے کے کم ہونے کی فکر کی وجہ سے خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے باز رہتا ہوں۔

۱۱ جتنا کمالوں مزید زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے کی فکر رہتی ہے۔

۱۲ گھریلو تقریبات میں اکثر حیثیت سے بڑھ کر خرچ کر دیتا ہوں۔

۱۳ محسوس کرتا ہوں کہ قناعت تو مجھ میں ہے ہی نہیں۔

۱۴ اکثر ایسی ذمہ داری بھی قبول کر لیتا ہوں جس سے عہدہ برآ ہونے کی مجھ میں صلاحیت نہیں ہوتی۔

۱۵ دوستوں پر نگاہ ڈالتا ہوں تو سارے حبِ دنیا اور فضولیات میں گرفتار نظر آتے ہیں۔

۱۶ اگر اپنے اعمال کا جائزہ لوں تو بلاوجہ بھی کثرت سے جھوٹ بول لیتا ہوں۔

۱۷ مالداروں اور صاحبِ حیثیت و مرتبہ لوگوں سے ہی میل جول رکھنا پسند کرتا ہوں۔

۱۸ کم حیثیت یا غریب رشتہ داروں کو منہ نہیں لگاتا نہ ہی ان سے ملنے ان کے گھر جاتا ہوں۔

۱۹ لوگوں کے عیبوں کو راز داری کا وعدہ لیکر دوسروں کو بتا دیتا ہوں۔

۲۰ مال و دولت تو بڑھ رہا ہے مگر محسوس کرتا ہوں کہ ایمان و عمل میں کمی واقع ہوتی جارہی ہے۔

۲۱ چاہے کبھی سخت ضرورت نہ بھی ہو تب بھی ملنے جلنے والوں سے کچھ نہ کچھ مانگتا رہتا ہوں۔

۲۲ خدا کے نافرمانی والے تمام کاموں کے کرنے میں لطف آتا ہے۔

ذلالت کی مذمّت میں احادیثِ معصومینؑ

★ جو دوسروں سے نرمی وشفقت سے پیش نہیں آتا وہ ذلیل وحقیر ہو جاتا ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ جسکی سخت گیری بڑھ جاتی ہے وہ ذلیل ہو جاتا ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ جو خدا کی نافرمانی سے لطف اندوز ہوتا ہے تو اللہ اسے ذلیل کر دیتا ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ ان چہروں پر پھٹکار ہے جو صرف برائی کے وقت دکھائی دیں۔ (حضرت علیؑ)

★ اللہ جس بندے کو ذلیل کرنا چاہتا ہے اسے علم سے محروم کر دیتا ہے۔ (رسولؐ اللہ)

★ جو شخص علم حاصل کرنے میں تکلیفوں پر صبر نہیں کر سکتا وہ ہمیشہ جہالت کی ذلت اٹھاتا ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ دنیا کی لذّتوں پر مغرور ہونے والا ذلیل وخوار ہوتا ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ جھوٹے کی ایک یہ بھی ذلّت ہے کہ وہ اس شخص کے لئے بڑے آرام سے قسم کھالیتا ہے جو اس سے قسم کا مطالبہ نہیں کرتا۔ (حضرت علیؑ)

★ جو آدمی احمقوں کی دوستی کو غنیمت سمجھتا ہے وہ ذلت وخواری کا سزاوار ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ قیامت میں سب سے زیادہ ذلیل وخوار وہ لوگ ہوں گے جو جاہل ہونے کے باوجود مخلوقِ خدا کے پیشوا بنے۔ (حضرت علیؑ)

★ حرص آدمی کو ذلیل کروانے والی ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ بخیل کی دنیا میں مذمّت ہوتی ہے اور وہ آخرت میں عذاب وملامت میں گرفتار ہوتا ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ جو شخص مال دینے میں سب سے زیادہ بخیل ہو وہ اپنی عزّت دینے میں سب سے زیادہ سخی ہوتا ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ جو شخص اسراف اور فضول خرچی پر فخر کرتا ہے وہ افلاس کی ذلّت اٹھاتا ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ کسی کے مال ودولت کا لالچ کرنا ذلّت ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ قناعت اختیار کرو تا کہ باعزّت رہو۔ (حضرت علیؑ)

★ طمع اور لالچ حکمرانوں کو بھی ذلیل کر دیتی ہے۔ (حضرت علیؑ)

